74321 ـ عقد نکاح کے بعد اور رخصتی سے قبل خاوند کے لیے بیوی سے کیا کچھ حلال ہے

سوال

آپ کی ویب سائٹ پر موجود جوابات سے مجھے یہی سمجھ آئی ہے کہ عقد نکاح ہو جانے کے بعد مرد اور عورت کے مابین کوئی قید نہیں ہے، حالانکہ شادی (یعنی رخصتی نہیں ہوئی) اور میں نے اس موضوع کے متعلق آپ کی ویب سائٹ پر جوابات کا مطالعہ بھی کیا ہے، لیکن میں اس عموم عبارت میں کافی و شافی جواب نہیں دیکھ سکا جس میں یہ بیان ہو کہ مسلمان شخص یہ نتیجہ نکال سکے کہ وہ اس میں نبی کریم صلی اللہ کا طریقہ اختیار کرے اور مرد و عورت آپس میں اکیلے نہیں مل سکتے.

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کے بعد کئی برس تك نہیں ملے بلکہ نکاح سے کئی برس بعد شادی مکمل ہونے کے بعد ہی ملے.

اس لیے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکاح اور رخصتی کی مدت کے مابین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اکیلے میں نہیں ملے تو علماء کے پاس کونسی ایسی دلیل ہے جس کی بنا پر وہ نکاح کے بعد اور رخصتی سے قبل مرد و عورت کو آپس میں ملنا جائز قرار دیتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کے مرد اجنبی ہے، اور اس کے لیے عورت کی طرف دیکھنا اور اس سے مصافحہ کرنا اور اس سے خلوت اور علیحدگی اختیار کرنا حلال نہیں ہے، اس لیے اگر وہ اس سے نکاح کی رغبت رکھتا ہے تو وہ اسے شادی کا پیغام دے اور اس سے منگنی کرے، تو اس حالت میں اس کے لیے ۔ صرف ۔ اسے دیکھنا جائز ہو گا، لیکن مصافحہ کرنا اور خلوت اختیار کرنا جائز نہیں، اور اگر عورت کے گھر والے اس پر راضی ہو کر اس کی اس سے شادی کر دیتے ہیں تو وہ اس کی بیوی بن جائیگی، اور وہ عورت اس کی بیوی بن جائیگی.

چنانچہ عقد نکاح کے بعد اس کو دیکھنا اور اس سے خلوت کرنا اور اسے چھونا اور اس سے استمتاع کرنا سب جائز ہے:

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں پر .

اور زوجیت صرف عقد نکاح سے ہی ثابت ہو جاتی ہے، اس لیے جب عقد نکاح کے بعد خاوند یا بیوی میں سے کوئی ایك فوت ہو جائے چاہے دخول یعنی رخصتی نہ بھی ہوئی ہو تو وہ ایك دوسرے کے وارث ہونگے.

یہی وہ دلیل ہے جس سے علماء کرام نے اس مسئلہ پر استدلال کیا ہے.

لوگوں میں یہ چیز معروف ہو چکی ہے کہ عقد زواج رخصتی کے علاوہ چیز ہے، یہ اس لیے نہیں کہ عقد نکاح کے بعد دخول حرام ہے، بلکہ اس لیے اس میں فرق کیا جاتا ہے کہ خاوند کے لیے بیوی کو اپنے زوجیت کے گھر میں لے جانے کے لیے رخصتی کا لفظ یا شب زفاف استعمال کیا جاتا ہے.

اس لیے اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی سے دخول رخصتی کے بعد ہی کرے، کیونکہ رخصتی سے قبل اس کا دخول کئی مشکلات کا باعث بن سکتا ہے، ہو سکتا ہے رخصتی سے قبل طلاق ہو جائے، یا پھر وہ فوت ہو جائے اور عورت کنواری تھی تو دخول سے اس کا کنوارہ پن جاتا رہا اور وہ اس سے حاملہ بھی ہو سکتی ہے جس سے پرابلم پیدا ہو سکتی ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (75026) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

رہا سائل کا یہ قول:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو عقد نکاح کے بعد سے لیکر رخصتی تك اکیلے نہیں ملے.

یہ تو صرف ایك دعوی ہے، یہ بتائیں کہ ایسا کون شخص ہے جو یقینی طور پر اس کی نفی کرتا ہو، حالانکہ یہ مدت تو تین برس کی ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر روزانہ صبح اور شام دو بار آیا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح بخاری حدیث نمبر (476) سے ثابت ہوتا ہے.

اس ثبوت کے بعد کون شخص ہے جو یہ بات کہ سکے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مدت کے دوران عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے خلوت نہیں کی ؟

پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ نفی صحیح ہے، تو اس نفی کا معنی حرام نہیں، کیونکہ اس کے جواز کی دلیل تو قرآن مجید سے ملتی ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

واللہ اعلم .